۴۰ ہزار تک بتائی جاتی ہے حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی لکھتے ہیں کہ

مسند احمد کی اصل روایات تو ۳۰ ہزار ہیں اور باقی ۱۰ ہزار کے قریب زوائد عبداللہ ہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ مکررات کے ساتھ ۴۰ ہزار اور حذف مکررات کے بعد ۳۰ ہزار احادیث ہیں۔ (۳۴)

گو محدثین کے نزدیک ایک مسانید کا درجہ سنن سے کم ہے لیکن مسند احمد کی حیثیت عام مسانید سے مختلف ہے حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے طبقات کتب حدیث میں دوسرے طبقہ کی کتب حدیث میں سنن ابوداؤد' جامع ترمذی اور سنن نسائی کے لگ بھگ اور تیسرے درجہ کی کتب حدیث جس میں عام جوامع و مسانید شامل نہیں ہے اہم اور ممتاز قرار دیا ہے۔ (۳۵)

مسند احمد کا شمار ان اہم اور امہات کتب حدیث میں ہوتا ہے جن پر ملت اسلامیہ کا ہمیشہ اعتبار اور اعتماد رہا ہے اور جن سے محدثین نے ہر زمانہ میں اخذو استفادہ کیا ہے علامہ ابن سبکی اس کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

مسند احمد بن حنبل کا شمار اس امت کی آساسی اور بنیادی کتابوں میں ہوتا ہے۔ (۳۶)

مسند احمد کے بارے میں اہل فن کا متفقہ فیصلہ یہ ہے کہ:

کتب صحاح ستہ بشمول موطا امام مالک اور مسند احمد دراصل دار و مدار اور اعتماد کی چیزیں اور روزروشن کی طرح نمایاں اور مشہور ہیں۔

مولانا عبدالرحمان محدث مبارکپوری لکھتے ہیں کہ:

بعض علمائے کرام کابیان ہے کہ اگر کسی کو تمام کتابوں کی جامع کوئی ایسی کتاب مطلوب ہو جس کا مصنف بھی عظیم ہو تو اسے مسند احمد کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ (۳۷)

علامہ احمد عبدالرحمان البناء ساعاتی فرماتے ہیں کہ:

امام احمد بن حنبل کا قابل تعریف کارنامہ اور امت پر زبردست احسان یہ

ہے کہ انہوں نے لوگوں کے لئے مسند جیسی مشہور کتاب کی تحریخ کی جس کی اہمیت کا ہرزمانہ کے محدثین نے اعتراف کیا ہے اور کہا ہے کہ صحیحین کے بعد تمام کتب احادیث میں سے زیادہ صحیح حدیثوں کا جامع ہے۔

مسند احمد کو مصر کے ایک فاضل علامہ احمد عبدالرحمان البنا ساعاتی نے الفتح الربانی کے نام سے مرتب کیا ہے اور پھر اس کی شرح بلوغ الامانی کے نام سے لکھی ہے ۱۳۵۵ھ میں اس کی ۵ جلدیں شائع ہوئی تھیں۔

علامہ محمد احمد شاکر نے اس کی فہرست ابواب فقیہ کی ترتیب پر مرتب کی ہے اور انہوں نے بڑی تحقیق و تلاش کے بعد ہر حدیث کی سند پر بھی کلام کیا ہے اور علمائے سابقین کی آراء بھی درج کی ہیں اس طرح اس کتاب سے استفادہ بہت آسان ہوگیا ہے۔

شروح و حواشی

علامہ ابوالحسن بن عبدالہادی نے اس کی صحیح شرح لکھی ہے شیخ زین الدین عمر بن احمد شجاع حلی اور علامہ سراج الدین عمر بن علی بن ملقن نے مسند احمد کا اختصار کیا ہے ابن ملقن کی مختصر کا نام الدرالمنعقد ہے۔ حافظ جلال الدین سیوطی نے اس کی تعلیق لکھی ہے اور اس کا نام عقود الزبرجد رکھا ہے۔

برصغیرپاک و ہند میں مشہور اہلحدیث عالم و محقق مولانا ابوسعید شرف الدین محدث دہلوی مرحوم و مغفور نے مسند احمد بن حنبل کی تبویب کی تھی اور اس کی تبویب فقہی طرز پر کی اور اس کے ساتھ شرح بھی لکھی لیکن یہ شرح چھپ نہ سکی۔ اس کے صرف ۵۶ صفحات آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس دہلی کی طرف سے شائع ہوئے۔

حواشی

(۱) ابو عبداللہ حاکم، معرفتہ علوم الحدیث ص ۱۹۴

(۲) ابن عساکر' تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۲۸' ۲۹
خطیب بغدادی ' تاریخ بغدادی ج ۴ ص ۳۱۲۔
(۳) ابن خلکان' تاریخ ابن خلکان ج ا ص ۲۸
(۴) ابن سبکی ' طبقات الشافعیہ ج ا ص ۲۰۱
(۵) ابن کثیر ' البدایہ و النہایہ ج ۱۰ ص ۳۲۶
(٦) سیوطی ' تدریب الراوی ص ۳۴
(۷) ذہبی ' تذکرۃ الحفاظ ج ۵ ص ۸
(۸) ابو نعیم اصفہانی' حلیۃ الأولیاء ج ۹ ص ۱٦۵
(۹) ابن سبکی ' طبقات الشافعیہ ج ا ص ۱۰۰)
(۱۰) ابن جوزی' صفوۃ الصفوۃ ج ۲ ص ۱۹۱
(۱۱) نووی' تہذیب الاسماء واللغات ج ا ص ۱۱۱
ابن عساکر' تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۳۴
ابن کثیر ' البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۲۷
(۱۲) ابن جوزی' صفوۃ الصفوۃ ج ۲ ص ۲۰۱
(۱۳) ابو نعیم اصفہانی' حلیتہ الاولیاء ج ۹ ص ۱۸۱
(۱۴) خطیب بغدادی' تاریخ بغداد ج ۴ ص ۱۱٦
ابن عساکر' تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۳۸
(۱۵) امام احمد بن حنبل کے ابتلاء و آزمائش کے واقعات میں درج ذیل کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔
ابن کثیر' البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳٦
خطیب بغدادی' تاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۱۸
ابن خلکان ' تاریخ ابن خلکان ج ا ص ۱۷
ابن عماد ' شذرات الذہب ج ۲ ص ۹۸

ذہبی، تذکرہ الحفاظ ج ۲ ص ۱۷
ابن سبکی، طبقات الشافعیہ ج ۱ ص ۲۱۲-۲۱۳
ابن جوزی، صفوۃ الصفوۃ ج ۲ ص ۱۹۸
ابن تیمیہ، مجموعہ الرسائل ص ۵
(۱۶) ابن عساکر، تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۴۵
خطیب بغدادی، تاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۲۲
ذہبی، تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۱۸
ابن جوزی، صفوۃ الصفوۃ ج ۲ ص ۲۰۱
(۱۷) ابن خلکان، تاریخ ابن خلکان ج ۱ ص ۲۹
(۱۸) ایضا
(۱۹) ابن کثیر، البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۴۱
(۲۰) ابن جوزی، المناقب ص ۲۱۷
ابن کثیر، البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۳۲۸
(۲۱) ابن جوزی، مختصر صفوۃ الصفوۃ ص ۲۲۱
(۲۲) ابن خلدون، مقدمہ ابن خلدون ص ۴۹۱
(۲۳) شہرستانی، الملل و النحل برحاشیہ الملل ابن حزم ج ۲ ص ۲۴۵
(۲۴) طاش کبری زادہ، مفتاح السعادۃ ج ۲ ص ۹۸
(۲۵) حاجی خلیفہ، کشف الظنون ج ۲ ص ۲۰۲
(۲۶) شاہ ولی اللہ دہلوی، الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ص ۱۳
(۲۷) شبلی نعمانی، المامون ص ۱۸۰
(۲۸) ضیاء الدین اصلاحی، تذکرۃ المحدثین ج ۲ ص ۱۵۹
(۲۹) ابن القیم، اعلام الموقعین ج ۳ ص ۴۳۴، ۴۳۸
(۳۰) ایضا، ج ۳ ص ۳۷۸، ج ۱ ص ۳۱-۳۲

(۳۱) ابوزہرہ، حیات امام احمد بن حنبل ص ۲۳۰
(۳۲) ضیاء الدین اصلاحی، تذکرہ المحدثین ج ۲ ص ۱۶۸
(۳۳) حاجی خلیفہ، کشف الظنون ج ۲ ص ۲۷۹
ابن کثیر، البدایہ و النہایہ ج ۱۰ ص ۳۲۹
محمد بن جعفر، الرسالہ المشطرفہ ص ۱۸
(۳۴) شاہ عبدالعزیز، بستان المحدثین ص ۳۰
(۳۵) شاہ ولی اللہ، حجتہ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۱۰۷
(۳۶) ابن سبکی، طبقات الشافعیہ ج ۱ ص ۲۰۲
(۳۷) عبدالرحمان مبارکپوری، مقدمہ تحفۃ الاحوزی ص ۹۰
(۳۸) احمد عبدالرحمان ساعاتی، الفتح الربانی ص ۷ ۔ ۸
(۳۹) ضیاء الدین اصلاحی، تذکرۃ المحدثین ج ۲ ص ۱۷۶

بقیہ نماز کی عدم پابندی ۱۶/۱۳ کا انجام

(ملازمت علیا) نے نماز پر پابندی سے باز رکھا تو اس کا انجام (فرعون کے وزیر و افسر اعلیٰ) ہامان کے ساتھ ہو گا اور اگر کسی کو وسیع تجارت و بزنس یعنی کھلے کاروبار نے نماز کی پابندی نہ کرنے دی تو اس کا حشر (کفار مکہ کے بڑے تاجر) ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔ (کتاب الصلوۃ لابن قیم ص ۴۶۔۴۷)

مخیر حضرات صدقات و خیرات
دیتے وقت جامعہ سلفیہ کو مدنظر رکھیں۔